مولانا ابوالمعزؔ حقانی
مدرس جامعہ حقانیہ

خاندان حقانی کو صدمہ

پھوپھا جان حافظ انجینئر ہدایت الرحمٰن کی رحلت

(داماد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ)

افسوس صد افسوس ایک طرف موسم خزاں کے اختتامی ایام ہیں اور دوسری طرف ہمارے خاندان کے ایک بزرگ انسان نے اجل موعود پر اس دنیا سے منہ موڑ کر پورے خانوادہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کو خزاں کی کیفیات میں ڈال دیا۔محترم پھوپھا جان (جنہیں خاندان کے چھوٹے بابو کے نام سے پکارتے تھے)انجینئر ہدایت الرحمٰن کی جدائی نے یقیناً پورے خاندان کو ہلا کر رکھ دیا"انا لله وانا اليه راجعون" ۲۳جنوری بروز منگل سحری کے وقت ۴ بجے عم مکرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کے فرزند اور مرحوم کے داماد برادرم اسامہ سمیع نے ان کی رحلت کی خبر دی تو تھوڑی دیر تک تو بالکل یقین نہیں آرہا تھا۔ کچھ دیر بعد تایا جان کو اطلاع دی تو ان کو بھی سخت دھچکا لگا، تاہم رضا بالقضاء کے علاوہ ایک مسلمان کر بھی کیا سکتا ہے۔

پھوپھی جان کا حوصلہ اور استقامت

اسی اثناء میں احقر نے ہسپتال فون ملا کر پھوپھی سے بات کی تو موصوفہ کی صبر واستقامت اور دینی صلابت نے ہمارے ٹوٹے ہوئے حوصلوں کو بند باندھ دیا، وہ مجھ سے کہہ رہی کہ مجھے اپنے اللہ کا فیصلہ منظور ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں اللہ مجھ سے راضی ہوجائے، میرا رب میرے صبر کے بدلے میں میرے میاں کی بخشش فرما ۷۰ ہزار فرشتوں کے ذریعہ اس کے روح کا استقبال فرماوے۔ میں نے ”آمین“ کہتے ہوئے کہا، یقیناً ایسا ہی ہوگا۔

قارئین کرام !یہ حوصلہ یہ استقامت شکستہ دل وکلیجہ کے باوجود میری پھوپھی کو جو نصیب ہوا، اس کی واحد وجہ اپنے عظیم والد کی تربیت اور آخری دور میں اس کی خدمت گزاری کا ثمرہ تھا۔ اسے مواقع پر تو بڑے بڑے لوگوں کے منہ ادھر ادھر کی باتیں نکل جاتی ہیں۔ پھوپھی محترمہ گزشتہ دو برس سے دارالعلوم کے ذیلی شعبہ مدرسہ ہاجرہ للبنات کی منتظمہ کی حیثیت سے بڑی مثالی خدمات بھی نبھا رہی ہیں۔

حفظ قرآن اور تلاوت کا شغف: ہمارے پھوپھا محترم جید حافظ قرآن تھے اور اس بڑھاپے میں اس کا قرآن پاک کیساتھ حد درجہ شغف تھا اٹھتے بیٹھتے ، چلتے پھرتے میں نے کم ہی دیکھا کہ وہ قرآن کی

تلاوت کے علاوہ کسی دوسری چیز میں مشغول ہو۔ دست بکار دل بیار والی بات تھی۔ پوری زندگی ملازمت کے دوران اپنے دامن کو رشوت اور حرام وناجائز مفادات سے پاک رکھتے رہے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں   بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

۷۰ کی دھائی میں جد مکرم شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی ایک ہمشیرہ جو غیر شادی شدہ تھی ، محترمہ سدرۃ المنتہٰی نے پھوپھا جان کو قرآن پاک یاد کرنے کی رغبت دلائی اور پھر انہی کی انتھک کوششوں سے قرآن پاک حفظ کیا۔ وہ خود بیٹھ کر ان سے قرآن پاک کے پارے سنتی تھیں۔

حفظ کی تکمیل کے بعد شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی حیات میں گاؤں میں ان کی مسجد میں عم محترم مولانا انوار الحق مدظلہ جب تراویح میں قرآن پاک سناتے تو اکثر ہدایت الرحمٰن صاحب تراویح میں ان کے سامع ہونے کی ڈیوٹی انجام دیتے۔

عصری تعلیم اور ملازمت کے مراحل: طالب علی کے دور میں اپنے والد جناب خلیل الرحمٰن مرحوم جو کہ مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے چچازاد بھائی تھے، کی سبزی منڈی میں بولی (منڈیوں میں نرخ مقرر کرنے جو معروف طریقہ ہے) کا شغل بھی کافی عرصے تک رہا۔۸۰ کی دھائی میں پشاور یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی فراغت کے بعد آرمی سے وابستہ ہوگئے ، کچھ عرصہ ملازمت کے بعد بادل نا خواستہ، اپنی والدہ کی کہنے پر دور دراز کی تقرریوں اور خطروں کے خوف سے بطور کپتان ریٹائرمنٹ پائی۔ بعد ازاں پنجاب میں ایڈہاک بنیادوں پر تقرری ہوئی ، وہاں سے فارغ ہوئے تو کچھ عرصہ فوجی فاؤنڈیشن میں ملازمت اختیار کئے رکھی ۔گزشتہ سولہ سترہ برس سے اکوڑہ خٹک کے ایک پرائیویٹ ٹیکنیکل کالج میں چند ہزار کی معمولی تنخواہ پر گزر اوقات چل رہے تھے، لڑکپن اور جوانی میں کرکٹ کے اچھے کھلاڑی بھی تھے

مکارم اخلاق: عطریات اور خوشبوؤں سے خاص لگاؤ تھا، جب بھی احقر حرم یا بیرونی سفر سے آتا تو عطر کا مطالبہ ازخود فرماتے۔ خاندان کے چھوٹے بچوں تک کے ساتھ محبت بھری گفتگو اس انداز سے کرتے گویا وہ ان کے ہم عمر ہو۔ ان کا متبسم چہرہ ، نرم لب ولہجہ یہ سب مکارم اخلاق کا نمونہ تھے۔ گھر میں مہران گاڑی موجود تھی لیکن وہ اکثر وبیشتر اپنے متواضعانہ مزاج کے طفیل ایک پرانے ماڈل کی سائیکل پر سوار ہوکر سودا سلف لانے اور دیگر امور وغیرہ نمٹاتے ۔

مرض وفات اور زیارت حرمین شریفین : انکی علالت ڈھائی ماہ پر محیط تھی ۔۴ نومبر ۲۰۱۷ء کو کالے یرقان کی تشخیص ایسے وقت میں ہوئی جب وہ ۷ تاریخ پا بہ رکاب ہوکر اپنی اہلیہ وجملہ بچوں کیساتھ زیارت حرمین کا ارادہ کئے ہوئے تھے۔ایک روز قبل لبلبہ کی شریان کی بندش کا بھی پتہ چلا۔ڈاکٹر انہیں فوری علاج کا

کہہ رہے تھے، تاہم انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر عمرہ کا سفر اختیار کیا۔ غالباً مجھے واپسی پر یہ خواب سنایا کہ میں نے دیکھا کہ کعبہ کے دروازے پر نور کا احاطہ ہے اور کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ میں نے اس وقت ان کو کہا کہ یہی حرم جانا "نور" میں داخلہ تھا، لیکن آج معلوم ہو رہا ہے وہ نور وصالِ حبیب کا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا تھا۔ عمرہ سے واپسی پر قائداعظم انٹرنیشنل ہسپتال میں مولانا سمیع الحق صاحب کی توسط سے ان کی شریاں کھولنے کے لئے ڈاکٹر محمد صالح نے اینڈ سکوپی کروائی اور پھر کچھ دنوں بعد سرطان کی تشخیص پر لبلبہ کا آپریشن طے ہوا۔ شفاء ہسپتال میں ڈاکٹر مصدق نے ان کا آپریشن کیا، آپریشن کے چار دنوں بعد خلاف عادت ان کی کافی ریکوری ہو چکی تھی۔ آپریشن کے بعد ICU میں میری ملاقات ہوئی تو وہاں ذکر واذکار اور قرآن کا شغل رہا۔ میری پھوپھی سے آپریشن کیلئے جاتے ہوئے کہا کہ ۲۶ پارے پڑھ لئے ہیں۔ ایک ہفتہ بعد حالت بگڑ گئی، ڈاکٹروں کے بقول پیٹ میں پانی ہو گیا۔ پس یہی رحلت کا سبب بن گیا۔

آخری اعمال حسنہ: وفات کی رات اہلیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے وتر نہیں پڑھے انہوں نے سرہانے سے کہا کہ فرض بھی ادا نہیں کئے تو فوراً ہاتھ باندھ کر نماز شروع کر دی۔ ہسپتال میں ضعف ونقاہت کی حالت میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا میں کہتے کہ یا اللہ کب میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز قیام کی حالت میں پڑھ سکوں گا...... ہسپتال سے اپنے فرزند حافظ فواد کے لئے پیغام اور ہدایات بھیجتے کہ اپنے گھر کے قریب واقع مسجد شاولی اللہ میں صبح کی امامت کے لئے لازماً جانا۔ مرحوم دو برس سے اسی مسجد میں امامت کے فرائض فی سبیل اللہ نبھاتے تھے۔

جنازہ اور تدفین: مرحوم کا جنازہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی امامت میں دارالعلوم حقانیہ کے قریب عیدگاہ میں ادا کیا گیا، جس میں علماء کرام طلباء عظام اور علاقہ بھر کی کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی، جنازے سے قبل شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ مولانا محمد ادریس دام ظلہ نے میری خواہش پر اپنے خطاب میں تعزیتی کلمات اور مرحوم کے فضائل پر روشنی ڈالی۔ پھر مولانا نثار آف مصری بانڈہ نے بھی ان کی قرآن سے محبت پر بیان کیا۔ تدفین قبرستان حقانی میں برادرم محمد عمیر الحق سنی شہید کی آخری آرام گاہ سے پیوست کیساتھ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے جوار میں ہوئی۔ اس موقع پر مولانا حافظ شوکت علی حقانی استاد حقانیہ اور شیخ الحدیث والتفسیر مولانا غلام محمد صادق صاحب آف مہمند ایجنسی نے مرحوم کے کمالات اور ابدی زندگی کے موضوع پر بیانات سے حاضرین کو نوازا۔ اللھم اغفرہ وراحمہ واھل الجنۃ مثواہ

تادم تحریر مرحوم کی تعزیت کا سلسلہ جاری ہے، ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مرحوم کے جنازہ و تدفین میں شرکت کی یا براہ راست و بالواسطہ ہمارے ساتھ اس غم میں شریک رہے۔